

مرتب: مولانا حافظ عرفان الحق اظہار حقانی*

عہد طالب علمی میں مولانا سمیع الحق مدظلہ کے علمی منتخبات

قسط (۳۱)

عم محترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم آٹھ نو سال کی نوعمری سے معمولات کی ڈائری لکھنے کے عادی تھے۔ ان ڈائریوں میں آپ اپنے ذاتی اور عظیم والد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے معمولات شب و روز اور اسفار کے علاوہ اعزہ و اقارب، اہل محلہ و گرد و پیش اور ملکی و بین الاقوامی سطح پر رونما ہونے والے احوال و واقعات درج فرماتے۔ آپ کی اولین ڈائری ۱۹۴۹ء کی لکھی ہوئی ہے۔ جس سے آپ کا ذوق اور علمی شغف بچپن سے عیاں ہوتا ہے۔ احقر نے جب ان ڈائریوں پر سرسری نگاہ ڈالی گئی تو معلوم ہوا کہ جا بجا دوران مطالعہ کوئی عجیب واقعہ، تحقیقی عبارت، علمی لطیفہ، مطلب خیز شعر، ادبی نکتہ اور تاریخی عجوبہ آپ نے دیکھا تو اسے ڈائری میں محفوظ کر لیا۔ اس پر دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ مطالعہ کے اس نچوڑ اور سینکڑوں رسائل اور ہزار ہا صفحات کے عطر کشید کو قارئین کے سامنے پیش کیا جائے جس سے آئندہ آنے والی نسلیں اور اسیران ذوق مطالعہ استفادہ کر سکیں۔ تاہم یہ واضح رہے کہ نہ تو یہ مستقل کوئی تالیف ہے اور نہ ہی شائع کرنے کے خیال سے اسے مرتب کیا گیا ہے۔ اسلئے ان میں اسلوب کی یکسانیت اور موضوعاتی ربط پایا جانا ضروری نہیں..... (مرتب)

۱۹۶۳ء

مولانا شیر علی شاہ کے ساتھ سفر لاہور:

۷ مئی ۱۹۶۳ء: لاہور صبح نو بجے مولانا شیر علی شاہ کی رفاقت میں پہنچا۔ حضرت لاہوری کے مزار پر فاتحہ خوانی کی۔ شیرانوالہ دفتر خدام الدین میں قیام رہا، لاہور کا یہ سفر مولانا شیر علی شاہ کے واٹر پمپ کے سلسلے میں ہوا۔

حضرت مولانا قاری طیب مدظلہ سے ملاقات:

۸ مئی: قاری محمد طیب مدظلہ کی ملاقات بر مکان حاجی شفیع کا شانہء قاسمی سمن آباد میں ہوئی، رات کو ان کے ساتھ ابراہیم گارڈین گلبرگ ۹ کی دعوت میں شرکت کی۔

۹ مئی: حضرت قاری صاحب نے بعد از نماز فجر مسجد طیب سمن آباد میں درس قرآن دیا جس میں شرکت کی سعادت پائی۔

دیگر اکابرین سے ملاقاتیں اور معیت:

۱۰ مئی ۱۹۶۳ء: صبح حضرت مولانا عبید اللہ انور کے ساتھ منٹو پارک اور شاہی مسجد کی سیر کی۔ چائے مولانا عزیز الحق شاہی مسجد نے پلائی۔ دس بجے مولانا انور کے ساتھ حاجی شفیع کے مکان پر گئے۔ حضرت قاری محمد طیب صاحب نے ان کی لڑکی کا نکاح پڑھایا اور تقریر کی۔ نماز جمعہ سے قبل حضرت قاری صاحب کی تقریر شیرانوالہ گیٹ میں سنی۔ شام کو خیبر میل سے واپس ہوئے۔ (اس سفر میں مولانا محمد ادریس کاندھلوی، قاضی احسان احمد شجاع آبادی، مولانا خیر محمد جالندھری، مولانا خالد محمود وغیرہ سے بھی ملنے کا اتفاق ہوا۔)

الحاج عباس خان کی حرین سے واپسی پر استقبال:

۱۶ مئی: آج راولپنڈی الحاج عباس خان کے حرین سے واپسی پر استقبال کے لئے جانا ہوا، جہاں قاری سعید الرحمن سے بھی ملاقات ہوئی۔

قومی اسمبلی میں مشرقی پاکستان کے اسلامی محاذ کے علماء کرام کی دارالعلوم آمد:

۲۱ مئی: قومی اسمبلی میں مشرقی پاکستان کے اسلامی محاذ کے ارکان مولانا عباس علی خان محرک تنیخ عائلی آرڈیننس، مولانا اے کے یوسف اور مولانا شمس الرحمن صاحب دارالعلوم تشریف لائے اور معائنہ کیا پھر ہال میں طلبہ سے خطاب کیا، والد صاحب کے درس حدیث میں بھی شریک ہوئے، بندہ نے سپانامہ پیش کیا، ۵ بجے واپس ہوئے۔ اہل محلہ سے ناراضگی:

۲۱ جون: ایک طالب علم محمد کلام بنوی مسجد کے غسل خانہ میں نہانے پر ملک امرالہی صاحب اور اس کے لڑکے گلزار کے ساتھ جھگڑا ہوا۔ ملک صاحب اور اس کے بھائی اور بعض رشتہ دار عبداللہ، فضل کریم اور رحیم بخش نے طلبہ کو برا بھلا کہا، والد ماجد کی دل شکنی بھی کی۔ جس کی وجہ سے والد ماجد نے جمعہ کی شام سے اہل محلہ کی مسجد سے مقاطعہ کیا، یاد رہے والد ماجد مدظلہ سے بدترین حالت میں بھی صبر و تحمل کا دامن نہیں چھوٹا مگر جب ایک دینی طالب علم جو مہمان رسول کا درجہ رکھتا ہے اس کی توہین و تذلیل کی بات آئی تو برداشت نہیں ہوئی، یہ ان کی زندگی کا پہلا واقعہ آیا و اذا تعدی الحق لم یقیم لغضبہ شیئی والی صورتحال کی پیروی اس میں نظر آتی ہے۔ اس محلہ کے لوگوں کی ناگفتہ بہ حالت پر حیرانگی ہوئی۔ رب انی دعوت قومی لیلاً ونهاراً فلم یزدہم دعائی الا فراراً۔

۲۲ جون: تمام گاؤں والوں نے والد ماجد کے ساتھ مقاطعہ پر ہمدردی کا مظاہرہ شروع کیا اور ہر طرح کی خدمات اور قربانیاں دینے کی پیشکش کیں۔ والد ماجد نے صبر و تحمل کی تلقین کی۔ دارالعلوم کی نئی مسجد میں پہلا جمعہ احقر کی امامت:

۲۸ جون ۶۳ء: دارالعلوم کی زیر تعمیر جامع مسجد میں پہلی بار نماز جمعہ پڑھی گئی۔ خطبہ اور امامت و تقریر کی سعادت (بوجہ عدم موجودگی والد ماجد مدظلہ) اللہ تعالیٰ نے اس ناچیز کو دی۔ تقریر ذات خداوندی کے موضوع پر ہوئی۔ مسجد کا اندرونی حصہ بھرا ہوا تھا۔ شیخ الحدیث کالنکر کسی مری کا سفر:

والد ماجد مدظلہ مری کے موضع لنگر کسی ایک دینی اجتماع میں شرکت کیلئے صبح روانہ ہوئے، نماز جمعہ انہوں نے پنڈی میں پڑھی۔

مولانا عبداللہ کا کاخیل کی مدینہ سے آمد استقبال اور کل جماعتی کانفرنس میں شرکت:

برادر م مولانا عبداللہ کا کاخیل کے استقبال کیلئے مولانا شیر علی شاہ صاحب کے ساتھ راولپنڈی بذریعہ ریل کار جانا ہوا۔ درمیانی رات میں وہاں جماعت اسلامی کے زیر اہتمام ایک کل جماعتی اجلاس میں شرکت کی۔ مولانا مودودی مولانا نیازی، چودھری محمد حسین چٹھہ، اختر الدین بنگالی، ابوالکلام یوسف، ایم این اے وغیرہ کی تقریریں سنیں۔ صبح پانچ بجے پنڈی واپس آیا۔ برادر م عبداللہ سے ملاقات ہوئی۔ اور ساتھ ہی واپس ہوا۔ موصوف مدینہ طیبہ سے ایک سال بعد واپس لوٹے۔

شیخ الحدیث کا قومی اسمبلی کے اجلاس میں بطور مہمان شرکت:

۲ جولائی: والد ماجد مری سے واپس ہوئے، انہوں نے راولپنڈی میں مفتی محمود صاحب کی رہنمائی میں قومی اسمبلی کے اجلاس میں بھی بطور مہمان شرکت کی۔ قومی اسمبلی آراے بازار چھاؤنی علاقہ میں ایک پرانی عمارت میں تھی۔

دارالعلوم حقانیہ میں سہ ماہی امتحانات ختم ہوئے۔

مولانا عبدالحق، نافع گل کی مجلس میں حاضری:

برادر م سعید الرحمن کی رفاقت میں برادر م عبداللہ کا کاخیل (متعلم جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ) کی زیارت کیلئے زیارت کا صاحب جانا ہوا۔ رات وہاں ٹھہرے، صبح حضرت مولانا نافع گل صاحب کی مجلس سے لطف اندوز ہوئے۔

۴ جولائی: برادر دم عبداللہ سخاکوٹ اور برادر دم سعید الرحمن راولپنڈی واپس ہوئے۔
شیخ الحدیث کا دارالعلوم کی مسجد میں پہلی دفعہ جمعہ کی امامت:

۵ جولائی: والد ماجد نے پہلی دفعہ دارالعلوم حقانیہ کی زیر تعمیر مسجد میں نماز جمعہ پڑھائی۔
شیخ الحدیث کے پاس اہل محلہ کا جرگہ کے ساتھ معافی کے لئے آنا:

۹ جولائی: بعد از نماز عصر اہل محلہ اور بعض شرفاء اکوڑہ بشکل جرگہ والد صاحب کی خدمت میں دارالعلوم آئے اور دارالحدیث میں طلبہ و اساتذہ و والد صاحب سے ملک امر الہی نے اہل محلہ کی طرف سے معافی مانگی۔ والد صاحب نے عفو کی اور مصالحت کے بعد اہل محلہ کی مسجد سے مقاطعہ کے بعد پہلی بار مغرب کی نماز والد صاحب نے مسجد محلہ (سکے زئی) میں پڑھائی۔

شیخ الحدیث کے ہمراہ دورہ بنوں اور خطاب:

۵ اگست: والد صاحب کے ساتھ صبح دس بجے بنوں اڈہ پہنچے احباب اور فضلاء دارالعلوم و متعلقین سیرت کمیٹی نے استقبال کیا۔ جیپ میں گئے۔ تمام دن ٹھہرنا ہوا۔ عصر کے بعد بنوں چھاؤنی و شہر کی سیر کی، رات کو میلاد پاک میں عظیم اجتماع میں بندہ نے ضرورت نبوت پر تقریر کی۔ بعد میں ڈھائی گھنٹہ تک والد صاحب کی تقریر پر جلسہ کا اختتام ہوا۔
بنوں میں احقر کی مصروفیات:

۶ اگست: صبح والد صاحب واپس ہوئے اور میں احباب و متعلقین کے اصرار پر ٹھہر گیا۔ صبح جاتے وقت والد صاحب نے مدرسہ معراج العلوم میں مولانا عجب نور صاحب سے مختصر ملاقات کی۔ ان کی واپسی کے بعد بذریعہ تانگہ مولانا صدیق شاہ صاحب کے ہمراہ ان کے گاؤں جانا ہوا۔ راستہ میں مقام میراخیل میں مدرسہ عربیہ میں تھوڑی دیر ٹھہرا۔ جس کے مہتمم و اساتذہ دارالعلوم کے فضلاء میں سے ہیں۔ رات کو مولانا صدیق شاہ کی جائے اقامت کوئٹہ حاجی اول دین میں ٹھہرا۔

اردگرد دیہات سے بعض حضرات ہماری ملاقات کیلئے آئے، ان کے سامنے بھی تقریر کی۔

۷ اگست: ماسٹر جمال الدین مولانا عمر شاہ اور مولانا صدیق شاہ وغیرہ کے ساتھ ان کے جائے قیام سے غوریوالہ آنا ہوا۔ غوریوالہ بنوں سے ساڑھے نو میل مشرق کی جانب ہے۔ دن کو غوریوالہ میں قیام جناب ڈاکٹر محمد یعقوب صاحب و جناب ماسٹر جمال الدین کے ہاں رہا۔

ہدیۃ الشیعہ کا مطالعہ:

۱۶/ستمبر: ہدیۃ الشیعہ مصنف حجۃ الاسلام مولانا نانوتویؒ کا مطالعہ ان ایام میں جاری رہا۔

۱۹۶۴ء کی ڈائری

سفر حج میں موصولہ مکتوبات:

مولانا عبدالقدوس قاسمی فاضل دیوبند پشاور یونیورسٹی کا مکتوب

۱۳/جنوری:

عزیزی السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ خیریت اور رحلات و مشاغل کی اطلاع اس حد تک جس حد تک آپ حضرت میاں صاحب کو ان کی تفصیلات لکھ دیئے ہیں۔ مجھے بھی مل جاتی ہے، سستی اور بے ترتیبی فرائض کے انجام دینے میں اس قدر بڑھ گئی ہے کہ اگر اس وقت یہ سطور (جو بے موقع اور ناشائستگی کے ساتھ لکھی جا رہی ہیں) لکھنے میں تاثر کروں تو شاید دوسرا موقع مہینوں میں میسر نہ ہو۔ اس لئے یہ سطور اس غرض سے تحریر میں لا رہا ہوں کہ تذکرہ بنیں۔ اور آپ مجھے دعاؤں میں یاد فرمائیں۔ رفقاء مولانا عبدالغفور صاحب اور نمزکانی صاحب کو میرا سلام پہنچا دیں اور جامعہ کے روزمرہ کے نصاب میں کوئی اضافہ ہوا تو اطلاع بخشیں۔ والسلام محمد عبدالقدوس قاسمی، پشاور

ناظم مولانا سلطان محمود کا مکتوب روضہ رسول اللہؐ پر صلاۃ و سلام پیش کرنے کی درخواست:

۱۵/جنوری: مخدومی المکرم سید الموجدات رحمہ اللہ کے روضہ اطہر پر بندہ عاصی روسیہ سلطان محمود کا صلوٰۃ و سلام نیاز مندانہ عرض کر کے پھر شیخینؒ کی خدمت میں سلام عرض فرماویں۔ دولت ایمان نصیب ہونے کی دعا فرماویں۔ اور شفاعت نصیب ہونے کی التجا فرماویں۔ اتباع سنت بیضاء نصیب ہونے کی درخواست فرماویں۔ ملتزم کے ساتھ اس خادم کے لئے گڑگڑا کر دعائے مغفرت و عافیت اور خلف صالح نصیب ہونے کی التجا فرماویں۔ بندہ کی پریشانیوں اور مشکلات رفع ہونے کی دعا فرمادیں اور ہر پیشی پر اس خادم کو یاد رکھیں۔ آپ سے معافی کی درخواست ہے، بندہ کی کوتاہیوں سے درگزر فرمادیں۔ نیز حرمین الشریفین میں بار بار مقبول حاضری کی سعادت نصیب ہو جائے۔

مولانا شیرعلی شاہ کا مکتوب زیارت حرمین نصیب ہونے کیلئے دعا و درخواست:

۱۷/جنوری: محترم سمیع الحق و مکرم قاری سعید الرحمن و مطاعی عبداللہ کا خیل۔ ایدکم اللہ جمعکم ویوفقکم لمرضیاتہ۔ آپ حضرات سے گزارش ہے کہ مقامات مقدسہ، لمحات سعیدہ میں جب بھی

اپنے لئے دعا کے لئے لجاجت و انکساری کے ساتھ ہاتھ اٹھائیں۔ اس ادنیٰ ترین رفیق شیری شاہ کو بھی دعاؤں میں شریک فرمایا کریں۔ خداوند قدوس اس دور افتادہ کو بھی زیارت حرمین شریفین کی سعادت سے نوازے اور بندہ کی جملہ پریشانیاں، قرضہ جات دور فرماوے اور عمل صالحہ خاتمہ بالا ایمان کی سعادت بخشے۔ میری والدہ محترمہ، والد مکرم، بھائی بہن بھی دعاؤں کے لئے گزارشات کرتے ہیں۔ شیر علی شاہ ۱۵ شعبان المعظم ۱۳۸۳ھ

شیخ الحدیث کی وفاق کی مجلس عاملہ، شوریٰ اور نصاب کمیٹی میں شرکت:

۱۸ ستمبر: والد صاحب وفاق کی نصاب کمیٹی عاملہ اور شوریٰ کی میٹنگوں میں شرکت کے لئے ملتان تشریف لے گئے۔

حضرت لاہوری کی اہلیہ کی وفات پر تعزیت:

۱۹ ستمبر: صبح والد ماجد ملتان سے واپسی پر لاہور میں اترے جہاں مولانا عبید اللہ انور اور مولانا حمید اللہ صاحب کے مکان پر ان کی والدہ صاحبہ (اہلیہ حضرت لاہوری) کی وفات پر تعزیت کی۔

۱۹۶۵ء کی ڈائری

صیام رمضان پمفلٹ کی طباعت:

یکم جنوری: پشاور میں حضرت والد ماجد کے خطبہ جمعہ صیام رمضان المبارک کی طباعت کے لئے پشاور گیا، شام کو بحمد اللہ چناب سے گھر واپس ہوا۔

۲ جنوری: آج تہنیت شادی کیلئے مولوی احمد الرحمن برادر قاری سعید الرحمن کیلئے بہبودی حضور جانا ہوا، جہاں انکے والد ماجد شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمن صاحب مدظلہ کامپوری سے بھی ملاقات بھی ہوئی۔

○ پاکستان میں صدارتی انتخابات ہوئے، صدر ایوب کی کامیابی۔ صدر نے تقریباً ۵۰ ہزار اور مس فاطمہ جناح نے تقریباً ۳۰ ہزار ووٹ حاصل کئے۔

کوائف دارالعلوم کی طباعت:

۶ جنوری: پشاور، کوائف دارالعلوم رپورٹ ۱۳۸۳ھ کی طباعت کیلئے جانا ہوا، جناب گل محمد (گل بنا سیتی والے) سے نور محل نشر آباد میں ملاقات ہوئی۔

شیخ الحدیث قدس سرہ کے سوانحی یادشتیں:

۷ جنوری: والد صاحب نے فرمایا کہ مجھے ۱۹۱۹ء یاد ہے کہ میں اسے تختی پر لکھا کرتا تھا۔

☆ کابل کو ہجرت کے واقعات کے ضمن میں فرمایا کہ میرے والد صاحب نے بھی بیل گاڑی خریدی تھی اور تیاری کی تھی کہ موقع ملتے ہی ہجرت کریں، بال بچوں اور سامان کیلئے بیل گاڑی مفید سمجھتے تھے۔ ہم اس وقت بہت چھوٹے تھے، یہ خوشی ہو رہی تھی کہ چلو اسباق سے چھٹی مل جائے گی۔

☆ حاجی یوسف صاحب کو فرمایا کہ میں نے آپ کے والد صاحب مولانا عبدالقادر صاحب سے سپین جماعت (سفید مسجد نزد دریائے لنڈا اکوڑہ میں) زنجانی پڑھی۔

حضرت تھانوی کے مواعظ و ملفوظات سے منتشر تفسیری نکات مرتب کرنے کا آغاز:

۱۱ جنوری: بارہا یہ خیال ہوا کہ حضرت حکیم الامت تھانویؒ کے مواعظ و ملفوظات میں مختلف عنوانات سے قرآن حکیم کے اسرار و رموز و تفسیری نکات و لطائف کے جواہر منتشر ہیں اگر اسے اکٹھا کیا گیا اور سورتوں کی ترتیب سے اسے مرتب کیا جائے تو انمول ذخیرہ علوم قرآنی پر مرتب ہوگا۔ آج رات تراویح میں اس خیال نے شدت پکڑی اور یہ فیصلہ کیا کہ بے بضاعتی، نالافتی کے باوجود حتی الوسع اس کام کو شروع کیا جائے۔ السعی منی والاتمام من اللہ کاش اللہ تعالیٰ اس عمل کی تکمیل کی توفیق اور اسے قبولیت سے نوازے۔ اس بات کی اطلاع پر حکیم الامت کے خلفاء حضرت مولانا مفتی محمد شفیع مدظلہ مولانا ظفر احمد عثمانی جیسے اکابر نے خوشی ظاہر کی اور دعائیہ خطوط بھیجے، ان منتخبات کا ایک کافی حصہ فائلوں میں پڑا ہے، تکمیل کا موقع نہ مل سکا

نوٹ: یہ کام پھر ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان کے زیر نگرانی مختلف علماء نے انجام دیا، تاہم نیت و ارادہ آپ کا بھی تھا۔ اللہ اس کام کو بھی صدقہ جاریہ بنادے۔

۱۲ جنوری: حضرت تھانوی کے وعظ الودۃ الرحمانیہ جو اتفاق سے آج کل زیر مطالعہ ہے، سے تفسیر ی نوٹ جمع کرنے کا کام شروع کیا الرحمن علی العرش استوی سے ابتداء ہوئی۔

شیخ الحدیث کی مصروفیات:

۳۰ جنوری ۱۹۶۵ء: وائی ایم میقاتی صاحب جی ایم پیپر بورڈ امان گڑھ کی والدہ کے جنازہ میں شرکت کے لئے جانا ہوا، والد صاحب نے جنازہ پڑھایا اور تعزیتی تقریر کی اس موقع پر علاقہ کے لوگ اور انڈسٹریز کے حکام اور افسر موجود تھے۔

والد صاحب مردان بسلسلہ تقریب ختم قرآن گئے۔

۳۱ جنوری ۱۹۶۵ء: اضاحیل بالا جانا ہوا، مولانا رحیم اللہ باچا صاحب کے مکان پر تقریب ختم قرآن

مجید میں شرکت کی اور خطاب فرمایا۔

۳۱ فروری ۱۹۶۵ء: یوم العید ہے، والد صاحب نے عید گاہ میں اتحاد و اتفاق کے موضوع پر تقریر فرمائی
احقر کا اعزاء و اقارب کے ہاں تبریک عید کے لئے جانا:

عبید (ماموں زاد) اشفاق الرحمن کے ساتھ جہانگیرہ برائے تبریک عید جانا ہوا اور واپسی کی۔

۳۲ فروری: پشاور شام کو جانا ہوا اعزہ و اقارب کو تبریک دی و ملاقاتیں ہوئیں، واپسی بمعہ حاجی الطاف
وغیرہ ہوئی

حضرت غور غشتوی اور والد ماجد کالنڈی کوتل میں مدرسہ صدیقیہ کا سنگ بنیاد رکھنا:

۲۱ فروری: صبح والد صاحب اور مولانا غور غشتوی کے ہمراہ کاروں میں لنڈی کوتل گیا۔ لواڑگی
میں حاجی گلاب خان کے مکان پر قدرے آرام کیا پھر رش خیل میں مدرسہ صدیقیہ کی افتتاحی تقریب
میں شرکت کی، بزرگوں نے مدرسہ کا سنگ بنیاد رکھا۔

واپسی میں والد صاحب کے ساتھ طورخم جا کر افغان سرحد اور لنڈی کوتل کی سیر کی، راستہ میں حاجی
جمٹ صاحب کے بیٹے گل شیر صاحب کے مکان پر چائے پیئیں اور نماز عصر ادا کی۔ بعد از عصر واپسی
میں پشاور ٹھہرا اور والد صاحب شام کو گھر پہنچے۔

۲۲ فروری: پشاور سے بذریعہ چناب اہلیہ اور دختر نفیسہ کے ساتھ واپسی ہوئی۔

الحق کے لئے قابل اقتباس مضامین:

۱۔ حکیم الامت کا ماثر علمیہ از سلمان ندوی

۲۔ پیام رساں امت از مولانا اشرف

۳۔ حقیقت عبادت متفرقات از مولانا تھانوی

۴۔ رسائل الارشاد

۵۔ الجمعۃ شیخ الاسلام نمبر

۶۔ القاسم دیوبند جو کہ مولانا عبدالحلیم زروبی مدرس دارالعلوم کے پاس ہے

والدہ صاحبہ کے پداری حصہ کے اراضی میں درختوں کا بونا

۲ مارچ: بندہ نے تورڈھیر جہانگیرہ کی زمین (ملکیت والدہ) میں پودے لگائے۔ ۱۷ درخت

اور بقیہ سفیدے کے درخت کل ۳۱۳ واللہ ابتکم من الارض نباتا
والد صاحب کا ترمذی سے درس افتتاح اور فضیلت علم پر خطاب:
دارالعلوم کے نئے تعلیمی سال کا آغاز:

۳ مارچ: ۲۱ شوال دارالحدیث میں ختم کلام پاک و شروع ترمذی شریف سے دارالعلوم کے سال نو کا
آغاز ہوا۔ ☆ والد صاحب نے فضیلت علم اور علماء و طلباء کی ذمہ داریوں پر طویل تقریر کی جو
کئی افراد نے نوٹ کر لی۔

سال رواں میں بندہ کے مفوضہ زیر درس کتب:

۴ مارچ: ۲۲ شوال اسباق کا باقاعدہ آغاز۔ بندہ کے ذمہ ہدایۃ النحو، کنز آخر، نور الانوار، ہدایۃ
حصہ اول حماسہ ہیں۔

دارالعلوم میں جی ایم پیپر ملز کی والدہ کے لئے فاتحہ خوانی اور ایصال ثواب:

۵ مارچ: دارالعلوم میں میقاتی کی والدہ کے لئے ایصال ثواب اور فاتحہ خوانی کی گئی
بیگم بریگیڈیر اشرف خان (صغرا سلطانہ) کی ہرزہ سرائیاں:

۳۱ مارچ: بریگیڈیر اشرف خان کی اہلیہ صغرا سلطانہ جو انگریزی ادب میں ایم اے ہے۔ وہ نماز کو اردو
میں رائج کرانا چاہتی ہے اور صرف اردو میں قرآن مجید کی ہزاروں جلدیں مفت شائع کرائی ہیں۔ اس
نے ایک انجمن اپنے مقاصد کیلئے ”امور باہمی سوشل ویلفیئر سوسائٹی“ کی بنیاد رکھی ہے۔ وہ مسجدوں
میں عورتوں اور مردوں کے مخلوط اجتماع کو مذہبی تعلیمات کے منافی نہیں سمجھتی اور دلیل میں کہتی ہے کہ
جب خانہ کعبہ میں ایسا ہوتا ہے تو دوسری مسجد میں کیوں نہیں؟ وہ کہتی ہے کہ شرعاً برقعہ کا استعمال غیر
ضروری ہے اس لئے کہ قرآن مجید نے عورتوں کو چہرہ ڈھانپنے کی تاکید نہیں کی اور یہی وجہ ہے کہ حج
میں عورت احرام میں چہرہ نہیں ڈھانپتی (جنگ راولپنڈی ۳۰ جون ۱۹۶۵ء)

۱۳ اپریل ۱۹۶۵ء بمطابق ۱۰ ذی الحجہ ۱۳۸۴ھ: آج عید الاضحیٰ کا دن تھا۔ والد صاحب کی عید گاہ
میں تقریر نوٹ کر لی گئی ہے۔

عید کے موقع پر مولانا عبدالرحمن کاملپوری، مولانا عبدالحنان ہزاروی اور قاری محمد امین
صاحب راولپنڈی سے ملاقاتیں۔

۱۴ اپریل: الطاف وغیرہ کی آمد، پھر ان کے ہمراہ مولانا بہودی عبدالرحمن کامل پوری مدظلہ سے

ملاقات کے لئے جانا ہوا۔

۱۵ اپریل: بہبودی سے پنڈی گیا، رات وہاں قیام رہا۔ قاری امین صاحب اور مولانا عبدالحق خان وغیرہ سے ملاقاتیں ہوئیں۔

۱۶ اپریل: واپسی از راولپنڈی۔ الحاج اعظم خان کی مسجد میں خطبہ جمعہ دیا اور نماز پڑھائی۔
۱۷ اپریل: جناب غنی گل مرحوم (شیخ الحدیث کے بھانجے) کے خسر کے جنازہ کیلئے تھانو ڈھیری (صوابی) گیا اس موقع پر تعزیتی تقریر کی شام کو واپسی پر کچھ دیر کیلئے ماموں کے ہاں ٹھہرا اور پھر گھر واپسی ہوئی۔

۲۲ اپریل: پشاور گیا، نوشہرہ میں ڈاکٹر فخر النساء مہرا ایم بی بی ایس سے اہلیہ (ایمنہ بی بی والدہ حامد الحق و راشد الحق) اور بہن کا معائنہ کرایا۔ وہاں سے منی بس سے پشاور گیا، ڈی سی آفس اور کمشنر آفس سے دارالعلوم کا بل پاس کروایا نوشہرہ میں ڈی ایس پی سے معلومات کرائیں۔

۲۴ اپریل: نوشہرہ ہسپتال میں ڈاکٹر فخر النساء نے اہلیہ کا معمولی آپریشن کیا۔ ۴ بجے شام تک مریضوں نے آرام کیا اور ۶ بجے شام کو گھر لوٹے۔

۲۹ اپریل: صبح نوشہرہ قاضی انوار الدین صاحب کے ہمراہ میاں جمال شاہ سے ملاقات کیلئے گیا۔ بعد از عصر تورڈھیر زمینوں کے دیکھنے کے لئے گیا۔
اکوڑہ میں گندم کی کٹائی:

۱۳ مئی: مدرسہ تعلیم القرآن جلوزئی کے معائنہ کیلئے گیا۔ رات کو وہاں ضرورت تعلیم (کے موضوع) پر تقریر بھی کی۔

الحق ڈیکٹریشن کے سلسلہ میں دفاتر کے چکر:

۱۴ مئی: جلوزئی سے پشاور جانا ہوا۔ ماہنامہ الحق کے ڈیکٹریشن کے سلسلہ میں بعض دفاتر جانا ہوا۔ شام کو چناب ایکسپریس سے واپس ہوا جمعہ کی نماز مولانا مفتی عبدالقیوم پوپلوی کے پیچھے مسجد قاسم علی خان میں پڑھی۔

۱۵ مئی: صوبائی اسمبلی کے انتخابات ہوئے:

مدرسہ تعلیم القرآن کے نئے تعمیر میں تعلیم کا آغاز و افتتاح:

۱۷ مئی: مدرسہ تعلیم القرآن سکول کا جدید عمارت واقع مشرقی جانب دارالعلوم میں تعلیمی درس و تدریس کا آغاز، ختم کلام پاک اور والد صاحب کے دعائیہ کلمات سے افتتاح کیا گیا۔

۱۹ مئی: گورنر مشرقی پاکستان کی اطلاع کے مطابق سیلاب سے وہاں بارہ ہزار سے زیادہ افراد کی ہلاکت۔

☆ کشمیری سرحدوں پر پاک و ہند افواج کی جھڑپوں میں شدت۔